محاذ جنگ اور سرحد اسلام بنا دیں کہ پاکستان میں مولوی کا مقام صرف ضرورت کے وقت مسئلہ جہاد کا بیان کرنا رہ گیا ہے۔ یا پھر وہ اطاعت و تسلیم کی تلقین کر کے "باعزت" زندگی گذار سکتا ہے۔

★

قومی اسمبلی میں مولوی فرید احمد صاحب کے ضمنی سوال پر ڈاکٹر فضل الرحمان کی کتاب "اسلام" اور اس کے نہایت دل آزار مباحث زیر بحث آئے، مولوی فرید احمد نے استفسار کیا کہ کیا حکومت اس بات سے آگاہ ہے کہ اس کتاب نے مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا ہے اور لوگوں میں وسیع پیمانے پر برہمی پائی جاتی ہے۔ اس پر وزیر قانون نے کہا کہ "ہم اس سے آگاہ نہیں ہیں، لیکن ہم اس بارہ میں یقیناً غور کریں گے۔ مگر اس کے فوراً بعد وزیر قانون نے اس سوال کی توثیق کی کہ اس کتاب کے یہی حصے ماہنامہ فکر و نظر کے بعض شماروں میں شائع ہو چکے ہیں۔ وزیر صاحب کا یہ تجاہل عارفانہ اور عوام کے جذبات سے لاعلمی کا اظہار نہایت قابل افسوس ہے۔ پھر ادارہ تحقیقات کی اس رسوائے زمانہ کتاب کی ذمہ داری سے حکومت کیسے سبکدوش ہو سکتی ہے۔؟ جبکہ ع باد صبا ایں ہمہ آوردۂ تست ـــــ جہاں تک ڈائریکٹر صاحب کے "نظریات" کا تعلق ہے، مسلمانوں کو اس بارہ میں زیادہ دیر تک مغالطہ میں نہیں رکھا جا سکتا۔ جب معاملہ دین اور اس کے اساسی معتقدات کا ہو تو اس کی حفاظت کا مسئلہ ہر شخصی، معاشرتی اور قومی و ملکی مفاد سے مقدم ہو جاتا ہے۔ اور بحمد اللہ مسلمان دین کے تحفظ کے بارہ میں ابھی تک حساس ہیں جس کی مثال اسی کتاب "اسلام" کی صورت میں ہمارے سامنے ہے۔ الحق نے پچھلے ایک شمارہ (مارچ) کے اداراتی نوٹ میں ڈاکٹر صاحب کی مذکورہ کتاب اور دیگر مضامین سے ڈاکٹر صاحب کے بعض لادینی نظریات کی ایک جھلکی پیش کی تھی خدا نے الحق کی یہ حقیر آواز دور دور تک پہنچا دی۔ ملک کے ہر طبقے نے ان نظریات پر نہایت حیرت اور افسوس کا اظہار کیا بالخصوص مشرقی پاکستان میں تو اس کا ردعمل اور بھی شدید ہے۔ وہاں کے آئے ہوئے بعض خطوط اور اطلاعات کے مطابق اب تک لاکھوں افراد کے اجتماعات میں اسی کتاب اور ادارہ تحقیقات کے خلاف احتجاج اور پورے صوبہ میں غم و غصہ کا اظہار ہو رہا ہے۔ وزیر قانون یا حکومت کو اگر اس وسیع پیمانے کی برہمی کا علم نہیں تو کم از کم راولپنڈی کی اسلامی کانفرنس میں ایمانی جذبات کے روح پرور مناظر تو ان کے سامنے ہیں پھر کیا وزیر قانون صاحب اس کانفرنس کی بعض خاص مجالس کو بھی اتنا جلد فراموش کر بیٹھے جس میں ان کے سامنے بعض جید علماء نے ڈاکٹر صاحب اور ادارہ تحقیقات کے نظریات کو کھول کر رکھ دیا تھا۔ واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔

سمیع الحق
۵ ربیع الثانی ۱۳۸۰ھ